Scan: http://www.new.dli.ernet.in/
PDF: http://www.KetabFarsi.com

ان من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا

بعهد معدلت مهد جناب نواب شاهجهان بیگم صاحبه والیهٔ ریاست بهوپال نسخهٔ نور بخش قلب سلیم سمی به

تذکرهٔ طور کلیم

ابو الخیر سید نور الحسن خان صاحب سلمه الله تعالی

باهتمام وتصحیح تمام امیدوار رحمت یزدان علی محمد خان المتخلص صوفی سلمه الله المنان

در مطبع عام مفید آگره جلوهٔ انطباع پذیرفت

فہرست فروع اول تذکرہ طور کلیم

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر	صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
	حرف الالف	۱۲	افسوس - میر شیر علی.....
۶	آتش - خواجہ حیدر علی لکھنوی	//	افضل - میر افضل علی....
//	آزاد - مرزا اعظم شاہ.....	//	اکبر - اکبر خان دہلوی...
//	آزردہ - مفتی صدرالدین خان دہلوی	//	امیر - منشی میر احمد لکھنوی..
۷	آشفتہ - مرزا رضا قلی اکبرآبادی	۱۶	انشا - انشاء اللہ خان مرشدآبادی
۸	آشفتہ - سید منور علی دہلوی..	۱۷	انور - سید شجاع الدین دہلوی.
//	آشفتہ - گلاب سنگھ دہلوی..	//	ایجاد - مرزا رحیم الدین....
//	آشوب - میر امداد علی دہلوی.		**حرف بای موحدہ**
//	آہی - عبدالرحمن......	۱۸	بحر - شیخ امداد علی لکھنوی...
	الف مقصورہ	//	برق - مرزا محمد رضا خان...
۹	اثر - سید محمد.......	//	برکت - برکت علی خان خیرآبادی
//	اثر - عبدالرزاق.....	//	بسمل - عبدالحکیم........
//	احسان - حافظ عبدالرحمن خان دہلوی	//	بقا - بقاء اللہ اکبرآبادی...
۱۰	احسن - مولوی محمد احسن بلگرامی -	۱۹	بلند - صفدر علی بیگ.....
//	اختر - قاضی محمد صادق خان	//	بیان - خواجہ احسان اللہ دہلوی
	ساکن ہوگلی نواح کلکتہ.....	//	بیتاب - عباس علی خان رامپوری
۱۱	اسیر - مظفر علی خان لکھنوی -	//	بیدار - میر محمدی دہلوی...
//	اشک - قطب الدین.....	//	بیمار - شیخ علی بخش ساکن آنولہ..

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
	حرف تار فوقانی
۲۰	تاباں - میر عبدالحی جہان آبادی
"	تپش - مرزا جان دہلوی ....
۲۱	تجلی - میر محمد حسن دہلوی ....
"	تسلیم - منشی انوار حسین سہسوانی
"	تسلیم - شیخ امیر اللہ فیض آبادی
"	تسکین - میر حسن دہلوی ...
۲۲	تصویر - بتن دہلوی ....
"	تعشق - سید محمد دہلوی ....
۲۳	تمنا - غیر معلوم مقیم کلکتہ ....
"	تمنا - اسحاق خان دہلوی ..
"	تنہا - محمد عیسیٰ دہلوی ......
"	توقیر - عبدالقادر پنجابی .....
	حرف ثار مثلثہ
"	ثاقب - نواب شہاب الدین خان دہلوی
	حرف جیم تازی
۲۴	جرأت - شیخ قلندر بخش دہلوی ...
۲۵	جلال - حکیم سید ضامن علی لکھنوی
۲۶	جلیل - سید جلیل احمد سہسوانی ..
"	جمیل - سید جمیل احمد سہسوانی ...
۲۶	جودت - عبدالہادی ساکن قصبہ نیوتنی ضلع لکھنو ......
۲۷	جوشش - شیخ محمد روشن عظیم آبادی
	حرف حائے مہملہ
"	حالی - مولوی الطاف حسین پانی پتی
۲۸	حسرت - مرزا جعفر علی دہلوی ..
۲۹	حسن - سید غلام حسن دہلوی
"	حکیم محمد پناہ خان ......
"	حیا - مرزا رحیم الدین دہلوی ..
۳۰	حیران - میر حیدر علی ......
	حرف خائے معجمہ
"	خضر - مرزا خضر سلطان دہلوی
"	خلیل - میر دوست علی لکھنوی
"	خلیل - محمد ابراہیم خان لکھنوی
	حرف دال مہملہ
۳۱	داغ - نواب مرزا خان دہلوی
۳۵	درد - خواجہ میر درد دہلوی ....
۳۶	دیوانہ - رائے سرب سنگھ ....
	حرف ذال معجمہ
۳۷	ذوق - شیخ محمد ابراہیم دہلوی

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
	حرف راے مہملہ
۴۴	راحت - مرزا محمود بیگ دہلوی۔
"	راغب - شیخ غلام علی ......
"	راغب - احمد حسین ....
"	راقم - رای بندرابن ساکن متھرا
۴۵	رحمت - رحمت علی دہلوی ...
"	رشک - میر علی اوسط لکھنوی
"	رشکی - نواب محمد علی خان دہلوی۔
"	رفعت - مرزا پیارے دہلوی
۴۶	رمز - فتح الملک بہادر ولیعہد بہادر شاہ دہلوی ....
"	رنج - میر محمد نصیر محمدی دہلوی
"	رند - سید محمد خان لکھنوی ...
۴۷	رنگین - سعادت یار خان دہلوی
"	روشن - روشن شاہ بریلوی
	حرف زاے معجمہ
"	زار - حافظ امام بخش تھانیسری
۴۸	زکی - شیخ مہدی علی مرادآبادی
	حرف سین مہملہ
"	سالک - مرزا قربان علی بیگ حیدرآبادی

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
۵۰	سپہر - شتاب خان دہلوی
"	سرور - مرزا رجب علی بیگ لکھنوی
۵۱	سرور - اعظم الدولہ نواب میر محمد خان دہلوی ....
"	سکندر - خلیفہ محمد علی پنجابی ...
"	سودا - مرزا رفیع ....
۵۴	سوز - محمد میر دہلوی .....
"	سوز - مولوی عبدالکریم خلف حضرت صہبائی ....
۵۵	سید - میر غالب علیخان دہلوی
	حرف شین معجمہ
"	شادان - مرزا حسین علی دہلوی
۵۶	شائق - خواجہ فیض الدین ساکن ڈہاکہ
"	شرر - مرزا غیاث الدین دہلوی
"	شرف - میر امام علی فرخ آبادی
"	ششدر - مرزا روشن الدولہ۔
۵۷	شعلہ - علی رضا خان حیدرآبادی
"	شکیبا - غلام حسین دہلوی ....
۵۸	شمس - میر آغا علی لکھنوی ...
"	شمیم - میر قدرت علی سہسوانی۔

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
۵۸	شورش - غلام احمد دہلوی .....
″	شہرت - مرزا حاجی نبیرہ شاہ عالم بادشاہ
۵۹	شہیدی - منشی کرامت علیخان لکھنوی
۵۹	شہید - حافظ محمد خان رامپوری
۶۰	شیدا - میر جیو جان دہلوی ...
″	شیفتہ - نواب مصطفےٰ خان بہادر دہلوی
	حرف صاد مہملہ
۶۲	صابر - مرزا قادر بخش شہزادہ دہلی ..
۶۳	صادق - میر جعفر علیخان دہلوی ..
″	صبا - میر وزیر علی لکھنوی ....
″	صبا - منولال لکھنوی ......
″	صبا - منشی محمد صابر حسین ہسوانی .
۶۵	صفا - مرزا سعید الدین .....
″	صفا - پیرن شاہ دہلوی .....
″	صفدر - مرزا صفدر بیگ کرنالی ..
″	صفدری - میر صادق علی .....
۶۶	صفیر - میاں جان دہلوی ...
	حرف ضاد معجمہ
″	ضابط - مہر علی دہلوی ......
″	ضاحک - میر غلام حسین دہلوی ..

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
″	ضیا - میر ضیاء الدین دہلوی ...
	حرف طاء مہملہ
″	طالب - مرزا سعید الدین خان دہلوی
۶۷	طرب - مولوی رحیم بخش تھانیسری
″	طرز - احمد حسین دہلوی .....
	حرف ظاء معجمہ
″	ظفر - ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی
۶۸	ظہیر - سید ظہیر الدین حسین دہلوی
	حرف عین مہملہ
۶۹	عارف - میر عارف علی ساکن امروہہ
″	عارف - نواب زین العابدین خان
۷۰	عرشی - میر احمد حسین بہادر کلاں میر الملک
	والاجاہ نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر
″	عرشی - منشی عبد الحی کاکوروی ...
″	عزیز - مولوی عبد العزیز خلف مولانا صہبائی
۷۱	عزیز - محمد عبد العزیز خیرآبادی ...
″	عشق - شاہ رکن الدین دہلوی ...
″	عشق - حکیم میر عزت اللہ خان ....
″	عشق - شیخ غلام محی الدین ساکن میرٹھ
	حرف غین معجمہ

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
۷۴	غالب۔ مرزا نوشہ اسد اللہ خان المخاطب بہ نجم الدولہ دبیر الملک نظام جنگ دہلوی
۷۵	غضنفر۔ غضنفر علی خان لکھنوی۔۔
〃	غمگین۔ میر عبد اللہ شاہجہان آبادی
	حرف الفاء
۷۶	فاخر۔ مرزا جھنگا دہلوی۔۔۔۔
〃	فاخر۔ منشی محمد فاخر حسین سہسوانی۔
〃	فدا۔ مرزا بلند بخت شہزادہ دہلی۔
〃	فدا۔ فدا حسین خان لکھنوی۔۔۔
〃	فراق۔ حکیم ثنا اللہ خان۔۔۔۔
۷۷	فروغ۔ محمد شمر سلطان دہلوی۔۔۔
〃	فصیح۔ مرزا جعفر علی لکھنوی۔۔۔
〃	فغان۔ اشرف علیخان عظیم آبادی
〃	فیض۔ میر فیض علی لکھنوی۔۔۔
〃	فیض۔ فیض الحسن سہارنپوری
	حرف القاف
۷۸	قابل۔ مرزا علی بخش شاہزادہ دہلی
〃	قاسم۔ سید قاسم علیخان لکھنوی
〃	قاسم۔ حکیم میر قدرت اللہ خان دہلوی
۷۹	قائم۔ شیخ قیام الدین چاندپور ضلع مرادآباد

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
۸۰	قدرت۔ شاہ قدرت اللہ دہلوی
〃	قسمت۔ نواب شمس الدولہ دہلوی
۸۱	قلق۔ امجد علی لکھنوی۔۔۔۔۔
〃	قلندر۔ شاہ قلندر۔۔۔۔
〃	قمر۔ قمر الدین نائب غازی الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ۔۔۔۔۔۔۔۔
〃	قمر۔ قمر الدین خان اکبر آبادی۔
〃	قناعت۔ مرزا غلام نصیر الدین دہلوی
۸۲	قیس۔ مرزا احمد علی بیگ لکھنوی۔
〃	قیصر۔ مرزا خدا بخش دہلوی۔۔۔
	حرف کاف تازی
〃	کامل۔ مرزا ناصر الدین دہلوی
〃	کرم۔ شیخ غلام ضامن ساکن کرتانہ
۸۳	کلیم۔ میر محمد حسین دہلوی۔۔۔۔
〃	کلیم۔ سید نور الحسن خان ابن امیر الملک والاجاہ نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر
۸۵	کوثر۔ مرزا مہدی لکھنوی۔۔۔۔
۸۶	کیف۔ شیخ فضل احمد لکھنوی۔۔۔
	حرف کاف پارسی
〃	گویا۔ حسام الدولہ نواب فقیر محمد خان لکھنوی

۱۴۳

نام شاعر وتخلص شاعر	صفحہ
حرف اللام	
لطف - مرزا علی دہلوی	۸۷
حرف المیم	
ماہ - مرزا عنایت علی بیگ لکھنوی	״
ماہر - مرزا جمعیت شاہ دہلوی ..	״
مائل - میر مہدی دہلوی	۸۸
مائل - میر عالم علی خان سہسوانی	״
مادہو رام ساہوکار فرخ آباد ..	״
مبین - حافظ غلام دستگیر ...	۸۹
مجروح - میر مہدی حسین دہلوی ..	״
محبت - نواب محبت خان شہباز جنگ رئیس کٹہیر	״
محمود - حافظ محمود علیخان ...	״
منت - مرزا حسین علی دہلوی -	۹۰
مخبر - محمد احسان اللہ دہلوی ..	۹۰
مرہون - مرزا علی رضا دہلوی ...	۹۰
مسرور - نواب غلام حسین خان بہادر دہلوی	۹۰
مشتاق - لالہ بہاری لال دہلوی .	״
مشیر - حافظ قطب الدین دہلوی	۹۱
مصحفی - غلام ہمدانی ساکن امروہہ	״

نام شاعر وتخلص شاعر	صفحہ
مظہر - مرزا جان جاناں	۹۲
معروف - نواب الٰہی بخش خان دہلوی	۹۳
معین - معین الدین دہلوی	۹۴
ممنون - میر نظام الدین ملقب بہ فخر الشعرا استاد اکبر شاہ بادشاہ دہلی ..	۹۵
منت - میر قمر الدین مخاطب بہ ملک الشعرا سونی پتی	۹۶
منتظر - نور الاسلام لکھنوی ...	״
منشی - میر محمد حسین دہلوی ...	״
منیر - سید اسمعیل حسین شکوہ آبادی	״
مومن - حکیم مومن خان دہلوی ..	۹۷
مونس - سید اعظم حسین ...	۱۰۱
مہجور - نقشبند خان خلف نواب مصطفیٰ خان	״
مہر - مرزا حاتم علی لکھنوی	۱۰۲
میر - میر تقی اکبر آبادی	״
میکش - ارشاد احمد دہلوی -	۱۰۷
حرف النون	
ناسخ - شیخ امام بخش لکھنوی ...	۱۰۸
ناظم - نواب یوسف علیخان بہادر والی رامپور	۱۰۹

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
١١٥	نثار - محمد امان دہلوی .....
"	ناسخ - ابو محمد عبد الغفور .....
١١٦	نسیم - اصغر علیخان دہلوی ....
"	نصیر - شاہ نصیر الدین دہلوی
١١٧	نطق - مقصود احمد کاکوروی ..
"	نظام - نظام شاہ رامپوری ..
"	نواب امیر الملک والاجاہ نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر .....
١١٨	نواب کلب علیخان بہادر والی رامپور
	حرف الواو
١٢٥	وحشت - میر غلام علیخان مرادآبادی

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
١٢٦	وحشت - مولوی حافظ رشید النبی
"	وزیر - خواجہ محمد وزیر لکھنوی
"	وقار - رائے کشن کمار تعلقہ دار مرادآباد ....
	حرف الہاء ہوز
١٢٧	ہدایت - ہدایت اللہ خان دہلوی
"	ہوس - مرزا محمد تقی خان فیض آبادی
	حرف الیاء
"	یاس - حافظ حفیظ الدین دہلوی
١٢٨	یاس - خیر الدین دہلوی ....
"	یقین - انعام اللہ خان دہلوی

فہرست فروغ دوم تذکرۂ طور کلیم

صفحہ	نام
١	شیخ شاہ محمد بن شیخ معروف فرملی
٩	سید نظام الدین متخلص بہ مدہنایک
١٣	دیوان سید رحمت اللہ ......
٢٥	میر عبد الجلیل بلگرامی ......
٢٩	سید غلام نبی ....
٨٠	سید برکت اللہ متخلص بہ پیمی ..
١٤٠	خاتمۃ الطبع از افتخار الشعرا محمد خان شمیم
١٤١	قطعہ تاریخ از نواب مرزا خان داغ
"	ایضاً از سید جمیل احمد سہسوانی ..
"	ایضاً از سید قدرت علی شمیم سہسوانی
١٤٢	ایضاً از منشی ارشاد علی سہسوانی ..
"	ایضاً از منشی شاکر حسین شاکر ...
"	ایضاً از ابو النصر سید علی حسن خان متخلص بہ سلیم
١٤٣	ایضاً از منشی صابر حسین صاحب صبا
"	ایضاً از منشی سید جمیل احمد سہسوانی
"	ایضاً از مولوی عبد الباقی سہسوانی
١٤٤	ایضاً از منشی فدا علی متخلص بہ فارغ
١٤٥	ایضاً از محمد ابراہیم متخلص بہ خلیل
"	نثر خاتمہ بطرز تقریظ از احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ ......

ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا

بعهد معدلت مهد جناب نواب شاهجهان بیگم صاحبه والیه ریاست بهوپال نسخهٔ نوربخش قلب سلیم مسمی به

تذکرهٔ طور کلیم

ابو الخیر سید نور الحسن خان صاحب سلمه الله تعالی

باهتمام و تصحیح تمام امیدوار رحمت یزدان علی احمد خان المتخلص صوفی سلمه الله المنان

در مطبع عام مفید آگره جلوهٔ انطباع پذیرفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاسه لیس سخن آرایان نغز گفتار **کلیم** هیچمیرز شایسته آن دید که آغاز این نامه را
بسپاس مواهب جمیله نهاد وند آسمان وزمین صورت بخش معنی آفرین دانش پیرای
بینش افزای بیارآید و بستایش گزین فرخشور گرامی ستور برترین پایه بزرگ سالار نقش
یسین نور اولین جاودانی سعادت گردآور صلی اللہ علیه وآله وصحبه وسلم اما این
دامن زیر سنگ را نه پایاب آن داده اند و نه نیروی این بخشیده جائیکه عقاب
پر بریزد از نبشته لاغری چه خیزد سخن مختصر کنیم وعنان بسوی دیگر برتابیم روشن باد
که دل هوس پیما آرزو میکرد تا پاره از اندیشهای آسمان پیمای قافیه سنجان ریخته
آرای بشیرازه جمعیت در کشد و خوشترین سرمایه ذوق فراهم آرد بما نا بقلاوزی
بخت وتنومندی همت آن آرزوی دیرینه بال کشائش کشادن گرفت دیوانها
بخود کشیدم و تذکره با بهم رسانیدم خامه در دست گرفتم و روش انتخاب گزیدم هنوز
این نقش چنانکه شاید بکرسی نشسته بود که تحریک احباب و تقاضای اصحاب بر لزوم
آورد که پایان این تذکره که مسمی به **طور کلیم** است بر افکار نغمه سرایان هندی

زبان کرده آید که هر بیت را گنجینهٔ معانی توان گفت و خزینهٔ مضامین توان سنجید همانا بر دو فروغ آنرا مشتمل کردیم **نخستین فروغ** نظر افروز نظاره گیان است بخاطر فریبیهای اشعار ریخته آرایان **فروغ دوم** نظاره سوز ژرف نظران ست بدلکشیهای افکار نغمه سرایان هندی زبان ؂

نخستین فروغ

مخفی مباد که موجد زبان ریخته **ولی** را گفته اند که ولی الله نام داشت و بعضے ولی محمد گفته اند در زمان بادشاه عالمگیر از اولاد شاه وجیه الدین گجراتی رح بود و تحقیق آنست که قبل وے نیز از شعرا بوده اند در دکن امّا تا زمان وے دیگرے برتبه اش نرسیده و موجد گفتنش را علت همین باشد از زبانیکه او دارد تا زبانیکه درین زمان رائج است خیلے تفاوت است اما بهر حال حق اوستاذیش بر جمیع ریخته سنجان ثابت است و عدول بعید از عدل اما کتبهٔ نواب محمد مصطفے خان المرحوم الدهلوی المتخلص شیفته آورا دیوانیست قطع نظر از محاورات مضمون مناسب می یابد فاسمع وکن من الشاکرین ؎

خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کو
جنون عشق ہوا اسقدر زمین کو محیط

نشہ ہوش ہے اس بادہ حیرانی مین
کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

هرگاه زبانش رواجی پذیرفت و هنجار روے پیدائی گرفت سخن سنجان تقلید وے پیش گرفتند همچو میر معز موسوی خان فطرت و میرزا عبدالقادر بیدل و میرزا عبدالغنی بیگ قبول بهر کیف اوائل عهد محمد شاه بادشاه و سنه [illegible] وصد و یازده صد بود که دیوان ولی از دکن در شاهجهان آباد رسید و غازهٔ اشتهار بر رو کشید استعداد

پیوندان ہمت برگماشتند و روش ولی را تازگی بادادند از مشاہیران عہد آبرو ست
و سجاد و پیام و ناجی و زکی و حاتم ؛

آبرو نامش نجم الدین ست المعروف بہ شاہ مبارک دہلوی از اولاد محمد غوث
گوالیاری رح بود و با خان آرزو نسبت تلمذ و رابطۂ قرابت داشت بصنعت ایہام
مائل بود در عہد محمد شاہ وفات یافت او راست

سر سے لگا کے پاؤں تلک دل ہوا ہو نین کون چاہیے گا گھر بسی تجھسکو		یاں تک تو فن عشق میں کامل ہوا ہوں میں مجھ سے خانہ خراب کی سی طرح

سجاد میر سجاد اکبر آبادی خلف میر محمد اعظم از تلامذۂ آبرو ست ہنگام ورود
دہلی بزم مشاعرہ می آراست از وست

رات اور زلف کا یہ افسانہ		قصہ کوتہ بڑی کہانی ہے

پیام شرف الدین علی خان اکبر آبادی از مشاہیر شعراء فارسی بود

دلی کے کج کلاہ لڑکون نے ایک عاشق نظر نہین آتا		کام عشاق کا تمام کیا ٹوپی والون نے قتل عام کیا

ناجی محمد شاکر دہلوی در سنہ ۱۱۶۱ از جہان رفت و دیوانے یادگار گذاشتہ
با صنعت ایہام رغبتی داشت

تری نگاہ کی حسرت سے ای کمان ابرو		ہمارے سینہ مین تو دہ ہوا ہی تیر و نکا

زکی جعفر علیخان دہلوی از امرای شاہ عالم بادشاہ

سنکے احوال مرا ناصح مشفق نے زکی		ہاتھ سے ہاتھ تلے حیف ہی سینہ کوٹا

حاتم شاہ حاتم نامش شیخ ظہور الدین مرد سپاہی پیشہ نیک اندیشہ بود مرزا
رفیع سودا از شاگردان اوست در آغاز حال بروش ولی حرف میزد لیکن ہنجار
پیشینان گرفت زاید بر صد سال زندگانی کرد

ہجر کی زندگی سے موت بھلی	کہ جیسے سب کہیں وصال ہوا
تم تو بیٹھے ہوئے یہہ آفت ہو	اوٹھہ کھڑے ہو تو کیا قیامت ہو
بیخود اس دور میں ہیں سب حاتم	اندنون کیا شراب سستی ہے

مخفی مباد درین گروہ حاتم کلامی فصیح تر دارد اما کسے از ینہا محاورات قدیمہ را
ترک نگفت سپس مرزا مظہر و میر درد و میر تقی میر و میرزا سودا و جعفر علی حسرت و
قلندر بخش جرأت و مصحفی و انشا و میر حسن و شاہ نصیر زمانا بعد زمانٍ زبان ریختہ
را صفائی دادند کہ از تلاحق افکار شانی دیگر یافت آخر الامر از دہلویان مومن خان
و شیخ ابراہیم ذوق و میرزا غالب و از ارباب لکھنؤ شیخ امام بخش ناسخ و خواجہ
حیدر علی آتش زمین شعر را بآسمان بردند و تصرفہاے شایستہ بجا آوردند کہ کار
این اوستادان در ضمن تذکرہ رقم خواہد پذیرفت اینجا کشف حقیقت کار منظور
بود پس پوشیدہ نماند کہ آئین انتخاب ما آنست کہ ہر شعر کہ از دیدہ بدل فرو رود
چون در مکنون در سلک بیان کشیم و این فروہیدہ متاع از ہر کجا کہ بچنگ در آید
بمسرت تمام برگیریم عام از آنکہ از دکان گرانمایگان باشد یا از کالاے بے بضاعتان
چہ مدعا از نیکوئی متاع است نہ نظر بپایۂ خداوندش آما جائے چند بینی کہ آئین نگاہ
نداشتیم و قطع نظر از رطب و یابس کردیم آنرا سببے بودہ باشد مثلاً اشعار سرب سنگھہ
المتخلص بہ دیوانہ در خور انتخاب نبود غرض آن نیست کہ او را کلام دلچسپ نبودہ باشد بلکہ
آنچہ ما یافتیم مطبوع طبع نیفتادہ لیکن از انجا کہ اوستاد جرأت و از مشاہیر شعرا بود ناچار
از غث و سمین در گذشتیم و آنچہ بہم رسید برنگاشتیم و علی ہذا القیاس ہر جا کہ از ناق
افتادہ شعری بینی وجہے داشتہ باشد گرد آوردن جمیع وجوہ طولے داشت
برقصور فہم منتخب حمل نیفتد معہذا ۵

بہ پیر میکدہ گفتم کہ چیست راہ نجات	بخواست جام می و گفت عیب پوشیدن

الف ممدوده

آتش خواجه حیدر علی از گرامی قافیه سنجان لکهنو ست و مصحفی را وستاد او بزلنز
زیست و آزادانه بسر برد سنه ۱۲۶۳ ہجری از کشاکش آخشیجان وارست دو دیوان
دارد شعرے چند از تذکره ها برداشته آمد نمیلے خوش گفته است ع

آگے بھی لوگ بیٹھے بھی اوٹھے بھی کھڑے ہوکے — مین جا ہی ڈھونڈتا تیری محفل مین رہگیا
چھوڑتا میرے گریبان کو نہین دست جنون — کیا یہ اسکو کسی محبوب کا دامن سمجھا
چال ہے مجھ ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ — ہر قدم پہ ہے گمان یان رہگیا وان رہگیا
کوچۂ یار مین سایہ کیطرح رہتا ہون — در کے نزدیک کبھی ہون کبھی دیوار کے پاس
اسے جان کی برابر ہم تمہین نے رکھا ہی — ہماری قبر پر رویا کریگی آرزو برسون

آزاد مرزا اعظم شاه نبیرۀ مرزا سلیمان شکوه این چند بیت از وست و
نیکوست ع

تمہارا جذبۂ الفت جو لیجائے تو لیجائے — وگرنہ کام کیا ہمکو دو نکا روز محشر مین
وہ بن سنور کے ترا بیٹھنا وہ شرمانا — وہ دیکھ آئینہ کہنا کہ دیکھنا مجھکو
یہ تو کہئے کہ ملیگا کبھی مرقد مین تو چین — یا وہان بھی ہے کوئی فتنہ اوٹھانا باقی

آزرده حقایق آگاه معارف دستگاه جامع معقول و منقول حاوی فروع
و اصول مغز فصاحت عنصر بلاغت مفتی محمد صدر الدین خان بهادر صدر الصدور
دہلی علیه الرحمة از شاه عبد العزیز و شاه رفیع الدین رح دہلوی استفاضه
داشت و از مولوی فضل امام پدر مولوی فضل حق خیرآبادی استفاده میکرد
یزدانش بیا مرزاد از اساتذۀ پدر من بود کسے را از علماے دانش آگاه و فضلاے

آگہی پیوند ندیدہ باشی کہ سخن را بدین خوبی برکرسی نشاندہ باشد در ہر زبان سادہ پرکار حرف میزند ہم در ریختہ و پارسی سخن دلکش میگزارد و ہم بلہجہ تازی نسخہ سامری می طرازد حضرت آزردہ و میرزا غالب و مومن خان و جناب شیفتہ ہمصحبت بودہ اند و بایکدیگر پیوند استوار داشتہ

یہ کیکے رخنہ ڈالیے اونکی نقاب مین ۔ اچہے بُرے کا حال کُہلے کیا حجاب مین
مین اور ذوق بادہ کشی لیگئین مجہے ۔ یہ کم نگاہیان تیری بزم شراب مین
یہ ز سے پُرزے نکرو نامہ میرا ان دیکہے ۔ یہ بہی چہاتی سے لپٹنا ہے کہ منظور ہین
کاش مقبول ہو دعا سے عدو ۔ کیا کرون وہ بہی مستجاب نہین
اوسی کی سی کہنے لگے اہل حشر ۔ کہین پرسش دادخواہان نہین
آنکہون سے دیکہکر تجہے سب ماننا پڑا ۔ کہتے تہے جو ہمیشہ چنین ہے چنان نہین
ملنا ترا یہ غیر سے ہو بہر مصلحت ۔ ہمکو تو سادگی سے تری بدگمان نہین
اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق مین ۔ اک جان کا زیان ہے سو ایسا زیان نہین
تحقیق ہو تو جانو کہ مین کیا ہون قیس کیا ۔ لکہا ہوا ہے یون تو سبہی کچہ کتاب مین
دل نے ملادین خاک مین سب ضعد اریان ۔ جون جون رُکے وہ ملنے سے ہم بیشتر ملے
باہم ملاپ تہا یہ تیرے دور حسن مین ۔ یہ رسم اوٹہ گئی کہ بشر سے بشر ملے
کامل اس فرقہ زہاد سے اوٹہا نہ کوئی ۔ کچہ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

آشفتہ مرزا رضا قلی فرزند محمد شفیع اکبرآبادی استفادہ سخن از میر سوز داشت و انجمن مشاعرہ می آراست طب نیکو میدانست

دم آخر جو ہچکی آئی تہی ۔ وہ فراموشکار تہا دل مین
بجائے اشک نکلتے ہین پارہ ہائے جگر ۔ تمہارے جی مین تماشا رہان دیکہتے جاؤ
اپنے کے ہوتے بہلا غیر کو صدقہ تو نکر ۔ ہم بہی جی رکہتے ہین پیارے تری قربان گئی

آشفتہ سید منور علی پور سید علی نواز رضوی از سادات بارہ دہلوی مولد است فن طب از پزشک والا پایہ غلام حیدر خان دہلوی برگرفت و سخن بر مومن خان و حضرت شیفتہ گزرانید ؎

پرسش حال نے پہر یاد دلائی اونکی
گور مین بہی بس مردن نہ کچہہ آرام آیا

ہم وحشیونکا گہر ہے کہ لڑکونکا کہیل ہے
دن مین ہزار بار بنا اور بگڑ گیا

عاشق کو لطف سے ہی فزون لطف جور میز
یہہ غیر کی سزا ہے ہماری سزا نہین

ہے جلاد کی سادگی مین بہی شوخی
میرے خون کو رنگ حنا جانتا ہے

آشفتہ گلاب سنگہہ از باشندگان دہلی در عشق زنے گرفتار بود آخر الامر سر خود بریدہ و از جہان رفت ؎

اسی غم نے رولایا زندگی بہر
کہ تجہکو بولنا ہنسکر نہ آیا

ہاے یہہ غیرون سے کہنا اوسکا رک رک کر اب
مجہکو مت چہیڑو کہین آشفتہ یان آجائیگا

آشوب میر امداد علی خان فرزند میر روشن علیخان فروغ تلمیذ میر ممنون از سادات بود و آبا و اجداد او در اخطاب خانی سرمایۂ مباہات در دہلی نشو و نما یافتہ رفتار اوستاد خویش دارد ؎

گنہ کے بوجہہ سے محشر تلک پہنچ نہ سکے
اسی مین پردہ رہا ہم گناہگارونکا

پاس آلودگی دامن قاتل نہ گیا
کسقدر ذوق تپیدن ہے پشیمان ہونین

آہی میر عبد الرحمن فرزند میر تسکین نظر کردہ حضرت صہبائی است ؎

ہے غلط دہوم کہ نکلا تہا وہ گہر سے باہر
شہر مین چاک کسیکا تو گریبان ہوتا

تمہارے حسن مین گرمی نہین ہے
اگر ہووے تو وا بند قبا ہو

واعظا خلد سے لا خانۂ خمار مین رکہہ
قدر وان می کی ہے جس جا کوئی میخوار ہے

الف مقصورہ

اثر سید محمد میر کہین برادر خواجہ میر درد علیہما الرحمہ بارسی آگہی آشنا و از معنوی دانش آگاہ افکارش خاطر نشان و اشعارش دلنشین دیوانے و مثنوی گذاشت ہ

دوست ہوتا جو وہ تو کیا ہوتا / دشمنی پر تو پیار آتا ہے
آپ ہی نہ جل تجھے نہ کچھ اوس دل میں راہ کی / اسیر کہیں گے آہ کہ ہمنے بھی آہ کی
ہمیں حیرت ہے آپ ہی تجھکو کیا دیوں جواب اسکا / کہ تجھ بن اب تلک کس طرح ہمنے زندگانی کی
ہر کہیں کچھ تو ہے تحقیق سی کیا کام مجھے / یوں تو ناحق نہیں سے دیتے ہیں دشنام مجھے

اثر عبد الرزاق پسر عبد الرحمن تمنا از تربیت یافتگان مولوی صہبائی ہ

ترا ہر ایک سے ملنا محبت و وفا دشمن / کرے گا دیکھیے کس کس سے آشنا مجھکو
ایک دن فاتحہ پڑھتا تھا کسی قبر پہ وہ / حیلہ اک اور بھی باقی ہے سو مر دیکھینگے

احسان حافظ عبد الرحمان خان دہلوی بر عہدۂ مختاری سرکار مرزا فرخندہ بخت نامزد بود بصنائع لفظیہ خیلے گرایش داشت و با اینہمہ سخن سادہ پرکاری گفت در ۱۲۶۷ ازین خاکدان رخت بر بست ہ

میں تو اوس نوجوان پہ غش ہوں / ہائے عالم تری جوانی کا
یہ شام ہجر آئی آفت زدہ کہاں سے / ہو روسیاہ ایسے ناخواندہ میہمان کا
کہاں وہ گریہ وہ نالہ وہ جان لب پہ رہا / کریگا کام ہمیشہ بنا نہیں رہتا
ہماری جان پہ گرتی ہے برق غم ظالم / تجھے تو سہل سا ہے شغل مسکرانے کا
پھرا عدم سے کوئی اب تلک نہ آ کے تا کر / خدا ہی جانے وہاں ہیں فراغتیں کیا کیا
کہے کیا کیوں طفل اشک اپنے گلے کے ہار ہیں / اس زمانے کے تو کچھ لڑکے ہی ناہموار ہیں

بہت دور ہے اپنے نزدیک تو بھی — تجھے یاد کافر بہانے بہت ہین
کشش دل کی ہی کام آتی ہے ورنہ — فسون سیکڑون ہین فسانے بہت ہین

احسن مولوی محمد احسن خلف منشی محمد احمد بلگرامی الاصل وصفی پوری الوطن ولادتش در سنہ ۱۲۴۴ واقع شدہ ونسبش تا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میرسد امروز در بھوپال بسلک اعزہ منسلک است وبہر تعلیم کہین برادرم مامور در حسن تعلیم نا آشنایان پارسی معروف است از تالیفات اوست ارژنگ فرہنگ کارنامہ فرہنگ آئینہ حسن تحفہ صدیقیہ وصحیفہ شاہجہانی ولغات شاہجہانی ومصطلحات شاہجہانی منشاآتش در بنگالہ غازہ شہرت بر رو دارد سخن در ریختہ کمتر گفتہ است ودر پارسی بیشتر دیوان پارسی صولت عظیم آبادی کہ از تلامذہ اش بود دیدہ ام طبع ہموار داشت **ع**

نگرنگیے سر شوریدہ کی ہم چارہ گری — اپنے سر پہ نہین لینے کے ہم احسان اپنا
اثر دیکھو شہیدان محبت کی تواضع کا — نکلتا ہے میرے سینہ سے تیر اوسکا کمان ہوکر
تن کا یہہ نقشہ کہ ہل سکتا نہین جون نقش پا — دلکی یہہ حالت کہ سو سو بار اوچھلا جائے ہے
گمان ذوق کرم تو نکر خدا کے لیے — وفا مین کرتا ہون ظالم تری جفا کے لیے
ہمارا تذکرہ لازم ہے قیس کے مابعد — خبر ضرور ہے جس طرح مبتدا کے لیے
وہان بھی نازسے تم میرا خون بہا دینا — کرون مین حشر مین دعوی جو خونبہا کے لیے
یہہ سر کہ بار گران ہے بدوش جان احسن — لگا رکھا ہے کسی تیغ آزما کے لیے
دیر تک ٹھیرے وہ پس کشتن — بدگمانی کا مجھہ پر احسان ہے

اختر قاضی محمد صادق خان از قاضی زادگان ہوگلی نواح کلکتہ از غازی الدین حیدر بادشاہ لکھنو خطاب ملک الشعرا یافت پس از غدر ہندوستان جامہ گذاشت از تالیفات اوست صبح صادق ونور الانشا ومحامد حیدریہ ونقود الحکم وتذکرہ

آفتاب عالمتاب در دیوان پارسی و ریختہ ہ

جان دی ہمنے ہوئی تب غم ہجر انسے نجات	عقلا اسلیئے کچھ چیز لگا رکھتے ہین

اسیر منشی مظفر علی خان لکھنوی ارشد تلامذہ مصحفی در سایۂ عطوفت فرمانروای رامپور بسر می برد پیشتر در عہد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ مورد مکارم خسروانی بود و بہ تدبیر الدولہ مدبر الملک میر مظفر علی خان بہادر جنگ مخاطب در فارسی نیز دستگاہی دارد و در ریختہ او را دیوانہاست سخن ریختہ گوست واین چند بیت ازوست ہ

ثابت اپنا نہوا خون کسی پر دم حشر	ناز نے غمزہ پہ غمزہ نے ادا پر رکھا
کوے قاتل کو جو چلتا ہون تو سایۂ در گر	پوچھتا ہے لیے جاتے ہو کہان تم مجھکو

اشک قطب الدین نام از تلامذہ داغ دہلوی است خیلے خوش گفتہ ہ

خوف رنجش نہ کچھ اندیشۂ بیداد آیا	لکھدیا خط مین او نہین وقت پہ جو یاد آیا
چرخ کی چال زمانہ کا طریقہ سیکھو	ہے یہی شرم تو کب شیوۂ بیداد آیا
دلمین مرے رہا دل دشمن کو چھوڑ کر	تیر نگاہ یار بھی ہے آبرو پسند
کہتے ہین مجھ سے صرف یہ بیچو تو مول لین	دل ہے پسند دل کی نہین آرزو پسند
میری قسمت مین خوشی کب تھی بجز رنج والم	مین تو کھٹکا تہا وہین اپنا مقدر دیکھکر
خاکساری جو ٹہکانے سے لگادے مجھکو	تو رہون چین سے خاک در جانان ہوکر
ادا کہتی ہے مین لون ناز کہتا ہی کہ مین لیلون	ابھی سودا نہین دل کا خریدارونکی باتین ہین
ملائی جائیگی اوس بت کی صورت حور وغلمان سے	بڑا موقع تو یہ دیکھئے رہان ہم بھی ہوتے ہین
دل اوسی فتنہ گر کا بہر وسے	فتنہ بچتا ہے جسکے دامن سے
خبردار اسکو چین آنے نہ دینا	قسم لی اوس نے میرے ہمنشین سے
بزم دشمن مین مجھکو رہنے دو	چاہیے اک برے بھلے کے لیے
اوسکی محفل کی دیکھنا تہذیب	بات کا انتظام ہوتا ہے

ابے جہنم اگر کمی کچھ ہو		ہم سے لینا عذاب فرقت کے

افسوس میر شیر علی خلف میر مظفر علی نسبتش تا امام جعفر رضی اللہ عنہ منتہی میشود مرزا جوان بخت را ہمدم خیر سگال بود و میر حیدر علی حیران را تلمیذ رشادت پیوند در آخر ایام عہدۂ انشا در کالج کلکتہ یافت و بازگشت ع

دیکھتے ہی اوسے حاضر ہوئے مرجانیکو		وہ ہی احباب جو یہان آئے تھے سمجھانیکو

افضل میر افضل علی فرزند میر قاسم علی قاسم از پدر خویش بہرۂ سخن برداشتہ ع

دل سے شکوہ زبان تک آکر		بن گیا شکر آپ کے ڈر سے
کیا مزا ہو جو وہ دربان سے اپنے کہدین		کوئی یان آنے نپائے مگر افضل آئے

اکبر اکبر خان کہین برادر شیفتہ دہلوی از مومن خان باستفاضہ پرداختہ نیکو سنجیدہ است ع

ہوا نہ شوق سے اوس کوچہ مین گذر اپنا		ہمیشہ پیچھے رہا ہم سے نامہ بر اپنا
ہم تو یون ہی ہیں اگر وہ جو خفا ہو تو خوش ہو		آئے نہ تھے طلب سے کہ رخصت کیا چلے

امیر منشی امیر احمد کہین فرزند مولوی کریم احمد لکھنوی نسبتش تا حضرت شیخ مینا قدس سرہ میرسد زانوے ادب پیش منشی مظفر علی اسیر تہ کردہ امروز بہ اوستادی زمان فرمانروائے رامپور سرفراز است از تالیفات اوست مرآۃ الغیب گوہر انتخاب محامد خاتم النبیین مضامین دل آشوب مجموعۂ واسوختہا و قصاید و بعض مثنویات مثل نور تجلی و ابر کرم و مسدسے نعتیہ مسمی بہ ذکر شاہ انبیا و سرمۂ بصیرت از گرامی سخن سنجان است و نامی اوستادان گفتار خود انتخاب کردہ نزد نامہ نگار فرستادہ ذوقہا کہ بخشید ستوان گفت ع

اسقدر ہے دراز ہجر کی رات		پر تڑپنے سے جی نہیں بھرتا

نوجوان لوگ کیا نہین کرتے
وہ آئے کہینچ کے تلوار سبکو شاد کیا
غم اوسکا حسرتو نشے ٹوٹتا ہے تیر سینہ مین
لاکہون اوس لیلی کے دیوانے تہے اونہین عشق نے
بہا خون ہوکر جو ٹہوکر سے بولے
چلے جو آج بتانے تری گلی کی راہ
عشق کے نام سے معشوق کو ہوتا ہی گریز
ذرا اوس حشر کی فریاد سے تو کہتے ہین
ہمکو دیکہا تو غیر سے بولے
عمر کو سارا زمانا گذران کہتا ہے
روتے ہین ترے مریض پہرون
روز آنے کو جب کہا بولے
کرتے تو ہو امیر سوال اوس سے حشر مین
اے شب فرقت عجب اندہیر کی پیدا ہی
بسملون سے بہی نازا وٹہوا ئے
ہی قصد کہ دل کعبہ نشینونکے چرائے
تمکو آتا ہے پیار پر غصہ
مینے کہا کہ پہیر دو دل کیا کروگے تم
کہئے نا آشنا تو کہتے ہین
غیرونکے حال پر تو بہت لطف ہی تجہے
باقی نہ کوئی دل مین آلٰہی ہوس ہے

دل لگا یا تو کیا گناہ کیا
امیر آج بہت ہم نے تمکو یاد کیا
کہان ہے وہ جو دل نام اک یہان ہمارے رہتا تہا
ایک مشت استخوان کا نام مجنون رکہدیا
مصیبت کا مارا یہ دل تہا کسیکا
مین آج خضر سے بہی سخت بدگمان ہوا
جی مین ہی آج سے عاشق ہون شب وقت پہ
ہمارے آگے تمہاری دہان ہنسی گا کون
آپ ہی مجہکو پیار کرتے ہین
دن جدائی کا مگر عمر مین محسوب نہین
چہاتی سے لگاکے درد دل کو
اک تمہین مجہکو پیار کرتے ہو
اور اوسکو گر جواب نہ آیا تو پہر کہو
ساری دنیا مین تو دن اک تیرے گہر مین رات
ہاے انداز میرے قاتل کے
تاکا ہے بڑے گہر کو ترے دزد حنا نے
مجہکو غصہ پہ پیار آتا ہے
بولے ہم اپنے تیر کا پیکان بنائینگے
یہی باتین ہین آشنائی کی
ہم پر بہی لطف حال ہمارا ہی غیر ہے
چودہ برس کے سن مین وہ لاکہون برس کے

مسجد مین بلاتا ہے ہمین زاہد نافہم ہوتا کچھہ اگر ہوش تو میخانے نہ جاتے

ہاتہہ ڈالا مینے دامن پر تو بولے ناز سے پہرا دامن چہوڑ کے اپنا گریبان پہاڑیے

دم جو نکلا غم فرقت مین تو ہم یہہ سمجھے دل جو رہ دہا تو مزا انکے لیئے جان گئی

مرے ہی سامنے دامن اوٹہاکر ناز سے چلنا مجہی سے پہر گلا او لٹا مرے چاک گریبان کا

نہوگا بند جب تک نقد جان باقی ہی قالب مین سخی کے گہر کا دروازہ ہی چاک اپنے گریبان کا

جگر کو دون کہ دل کو دون تباہی اوپکے تامل کہ دو پیاسو مین ہی یہہ ایک قطرہ آب پیکان کا

نظر آیا وہ چہرہ ہوتے ہوتے رنگ گئی وحشت اوٹہائی اوس نے چلمن ہوگیا پردہ گریبان کا

خلعت پہن کے آئینگی تہی گہر مین آرزو یہہ حوصلہ بہی گور و کفن سے نکل گیا

پہلو مین میرے دلکو نہ ای درد کر تلاش مدت ہوئی غریب وطن سے نکل گیا

بت بیٹنگے وقت نزع نہ بالین پہ میرے بیٹھہ ہوتا ہے آج خاتمہ گفت و شنید کا

اہل محشر پہ ہے احسان ترے دیوانے کا سر کو ٹکرا کے در باغ ارم توڑ دیا

بہار آئی ہی اے دست جنون یا عید آئی ہی گریبان سے گلے ملنے چلا ہی چاک داماں کا

چہائی ہی بہار چہاڑ کے اوسمین شراب ناب کیا صرف کار خیر مرا پیرہن ہوا

کسی گنہ پہ کوئی قتل ہو مین کہتا ہون کہ اس سے جرم ہوا ہوگا آشنائی کا

شب وصال بہت کم ہی آسمان سے کہو کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا

جب کہا مینے شب غم کوئی غمخوار نتہا در دنے اوٹہہ کے کہا کیا یہہ گنہگار نتہا

قریب ہی یار روز محشر چہپے گا کشتونکا خون کیونکر جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا

وہ مزا دیا تڑپ نے کہ یہہ آرزو ہی یارب مرے دونون پہلوؤن مین دل بیقرار ہوتا

جب مین کہتا ہون کہوگے کیا خدا کے سامنے کہتے ہین ہمکو بتا دین روز محشر کا جواب

مرے آنسوؤن نے مجھے بخشوا یا بڑے کام آئے یہہ لڑکے مچل کر

گل ہوا غنچہ تو آواز یہہ اوس سے آئی جمع پہر دل نہین ہوتا ہی پریشان ہوکر

بولا وہ بت سرہانے مرے آکے وقت نزع
کانٹا ہوا ہون سوکھ کے لیکن نہال مین
تونے تو اے سیاہی شبہاے تار ہجر
کہتی ہے ہر ایک تری زلف دراز سے
اے برق تو ذرا کبھی تڑپی تڑپ گئی
ٹھکرا کے میرے سر کو وہ کہتے ہین ناز سے
خنجر کو چوس چوس کے کہتے ہین میرے زخم
وہ اور وعدہ وصل کا قاصد نہین نہین
نہان رہتا ہے آئینہ سے وہ بیگانہ خو برسون
مزا لے لیکے رگڑا ہی گلا شمشیر قاتل سے
نگراے یاس یون برباد ہے خانہ دلکو
صورت غنچہ کہان تاب تکلم مجھکو
مین تو کیا عکس سے وہ آئینہ رو کہتا ہے
زاہد امید رحمت حق اور ہجو مے
کانٹون سے کھو سنبھال لینا
وصال پر ہے جو وصل امتحان کر دیکھو
مری طرف سے کہے کوئی حضرت عمر سی
مشتاق شہادت کو وہ دو ہاتھ لگا کر
دل ملگئے وصال کا سودا اٹھ گیا
آرائش اوسکی زلف نے کسی طرح سے کی

فریاد کو چلے ہو ہماری خدا کے پاس
کھٹکو نگا اور اپنے عدو کی نگاہ مین
دھبا لگا دیا مرے بخت سیاہ مین
بہ چھوٹے سے قد یہ میرے سنجا نا بلا ہو نین
یان عمر کٹ گئی ہے اسی اضطراب مین
لو ایسے مفت سمجھے مری آستانے مین
ظالم مرے بھرے ہوے تجھین کھانگے مین
سچ سچ بتا یہ لفظ او نہین کی نہ بانکے ہین
حیا دیکھو نہین آتا ہے اپنے رو برو برسون
برنگ زخم ہم ہنس ہنسکے روتے مین لہو برسون
اسی گھر مین جلایا ہے چراغ آرزو برسون
منھہ کے سو ٹکڑے ہون آئے جو تبسم مجھکو
پیار کی آنکھہ سے دیکھا نکرو تم مجھکو
پیلے شراب پیکے گنہگار بھی تو ہو
آتا ہے غش اک برہنہ پا کو
امیر یون ہی سہی چند روز مر دیکھو
بہت رہے مرے دلمین اب اور گھر دیکھو
کہتے ہین لگاوٹ بہت آتی نہین مجھکو
الفت کی آنکھہ بیچ مین دلال ہو گئی
ہنسلی گلے مین پانو مین خلخال ہو گئی

کرنہ انکار مرے خون سے اے تیر فگن — دیکھ کچھ کہتی ہے سرخی ترے سوفار کی

سبکو پاس اپنے گناہونکا ہوتا ہی یہہ ہی عفو کا حکم — بیگنا ہونسے صف آگے ہو گنہگارون کی

اللہ رے قدر میرے گناہونکی روز حشر — تعظیم کو کھڑی ہوئی میزان حساب کی

سو جانین ہون تو تیغ پہ تیری فدا کرون — کیا جلد کٹ گئی ہے گھڑی اضطراب کی

ہنچو مے بیٹھکے مسجد مین نکرے واعظ — ایسی شئے ہے کہ قیامت یہ اوٹھا رکھی ہے

غیر کے ساتھ وفا کرکے وہ مجھسے بولے — یہہ وہی بات ہے جو تمنے بتا رکھی ہے

حشر مین عذر گنہ کیا ہی بتاؤ رکھو — کہ مبادا تمھین بھولے تو مجھے یاد رہے

لگی دل کی بجھائے بیکسی مین کون ایسا ہے — مگر اک گریہ حسرت کہ بیتا با نہ آتا ہے

چھوڑے کہین نہ گیسوے پرخم نے اوسکے پیچ — کچھہ رہ گئی تو میرے مقدر مین رہگئے

نہ توڑو آئینہ جانے بھی دو کہ ایک ہی — تمہارے دیکھنے والون مین یار باقی ہے

شوخی حسن نے لاکھہ اونکو کیا طاق مگر — پھر اوڑکین ہے ابھی آنکھ جھپک جاتی ہے

یقین ہوا جو گرا دانت کوئی پیری مین — کہ آج کھل گئی کھڑکی قضا کے آنے کی

ہاتھہ تک مفتی و قاضی کو لگانے ندیا — دختر رز تو بڑی صاحب عصمت نکلی

منہہ اپنا نہ آرسی مین دیکھو — سنبھلی کی نہ چوٹ روبرو کی

ایک قطرہ بھی نہ پینا مگر اے جانجہان — اوسی انداز سے کہدے کہ نہین تھوڑی سی

نکالے جاتے ہین ہر روز اوسکے پاس خاطر سے — ترے عاشق نہ ٹھیرے ہم عدو کا مدعا ٹھیرے

جفا دیکھو جنازہ پہ مرے آکے تو فرمایا — کہو تم بیوفا ٹھیرے کہ اب ہم بیوفا ٹھیرے

شب وصلت قریب آنے نپائے کوئی عذر — ادب ہم سے جدا ٹھیرے حیا تمسے جدا ٹھیرے

آنکھہ کہتی ہے یہہ دل سے کہ گئی برباد — خواہش وصل تجھے حسرت دیدار مجھے

کہتا ہے وہ صنم کہ رہین ہم تمہارے گھر — لیکن یہہ شرط ہے کہ خدا درمیان ہے

انشا انشاء اللہ خان خلف ماشاء اللہ خان مصدر تخلص از مشاہیر قافیہ سنجان

ظرافت شعار در مرشد آباد از خلوت کدۂ عدم برآمدہ و در پایان روزگار بزمرۂ جمعنشینان وزیر الممالک نواب سعادت علی خان درآمدہ از بیشتر فنون بہرہ مند و در بذلہ سنجی صاحب دستگاہ بلند پرگو بود اما منتخب گفتارش دلچسپ آمد ؎

کل بکر تر سمجھ کے لگا بیٹھی ایک چونچ
بلبل ہمارے زخم جگر کے کھرنڈ پر

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہین ہم بیزار بیٹھے ہین

چھیڑنے کا تو مزہ جب ہے کہو اور سنو
بات مین تم تو خفا ہوگئے لو اور سنو

گالی سہی ادا سہی چین جبین سہی
یہ سب سہی پر ایک نہین کی نہین سہی

چند مدت کو فراق صنم و دیر تو ہے
چلو یک چند کعبہ ہی ہو آئین بھلا سیر تو ہے

گر نازنین کے کہنے سے مانا برا ہو کچھ
میری طرف کو دیکھئے مین نازنین سہی

گالیان سیکڑون دین باورن جو دو آنکھ
منتین خوب سہی کین خوب سے انعام لئے

دو بوسو نین راضی نہوا مین تو وہ بولے
تیری تو کسی طرح سے نیت نہین بھرتی

انور سید شجاع الدین نام عرف امراؤ مرزا دہلوی خلف سید جلال الدین خوشنویس استاد بہادر شاہ از تلامذۂ ذوق است گویند امروز در جیپور پاے افشردہ است این مایہ از گفتارش بدست آمد بس نیکو میسر آید ؎

وہ آنکھین نہین ہاے کیا ہوگیا
وہ کافر تو اب کچھ نیا ہوگیا

نہین سمجھا نہ آپ آئے کہین سے
پسینا پونچھئے اپنی جبین سے

ایجاد مرزا رحیم الدین پسر مرزا حسین بخش از شاگردان مولوی صہبائی است ؎

لگے ہم سے نظر اپنی چرانے
وہ سمجھے جس گھڑی لطف نظر کو

باب الموحدہ